Lesson NO 104 60 - 66 Root Words

إنما ← کلمہ حصر ← جیسے آپ لائن کھینچ دیتے ہیں کہ اس کے آگے کچھ نہیں۔

صدقات ← صدق ← لغت میں وہ مال جو اللہ کیلئے خرچ کیا جائے۔

امام راغب ← مفردات القرآن میں فرماتے ہیں۔ کہ صدقہ کو

صدقہ اس لیے کہتے ہیں کہ اسکا دینے والا اپنے قول (دعوہ کرتا ہے کہ وہ) و فعل میں اس بات

کا میں صادق ہے۔ خرچ کرنے کی کوئی غرض نہیں۔ صرف خالصتا اللہ کیلئے۔

نہ کوئی نمود و نمائش۔

للفقرآء ← فقر ← تنگی، مفلسی، تنگدستی

فقیر ← دونوں قریب المعنی ہیں ← مسکین

والعملین ← عمل ← عمل کرنے والے، کارکن والمؤلفة ← الفا ← الفت

رقاب ← رقب ← گردن، قیدی (اکھٹا رہنا، قیدی بھی) جیلوں والے | تالیف ← compile کرنا، تالیف قلب۔ دلوں کو آپس میں جوڑنا۔ اپنا کرنا۔

الغرمین ← غرم ← غارم کی جمع ← قرضدار، کسی کا قرض ادا کرنا۔

اس میں قرض خواہ بھی جس نے دیا۔ اور قرضدار بھی جس نے لیا۔

لغت میں غارم کا مطلب! ایسا قرضدار جو اپنا قرضہ خود ادا نہیں کر سکتا ← جرم ← درخت سے پھل کاٹنا

61 ← ھو اذن ← وہ کان ہے۔ کانوں کا کچا

یحادد ← حدد ← آڑ، حد، کنارہ، مخالفت کیلئے، حدبندی

جب آپ آڑ (ٹانگ) کھڑی کر دیتا تو وہ آپ مخالفت کرتے ہیں۔

خلف، زدٌ، شاقق ← مخالفت کیلئے الفاظ ہیں۔ حدد

یہ سب سے اگلا درجہ ہے۔ تیز دھار، چھری تیز کرنا۔ دشمنی رکھنا۔

ایسی مخالفت / دشمنی جس سے غضبناک ہو کر انسان مقابلہ پر اتر آئے۔

نخوض ← خوض ← فضول میں بحث کرنا۔ باتوں / کام میں در سے مشغول ہونا۔ غور و خوض کرنا۔ گھسنا پانی میں، باتوں میں معروف ہونا۔

زکوۃ کی مد ← التوبہ: 60

Lesson No 104 60 – 66 Tafseer

60 ← انفاق / صدقات کا استعمال کہاں ہو سکتا ہے۔ یہاں اللہ رب العزت نے زکوۃ کی بجائے صدقات کا لفظ استعمال کیا ہے جبکہ زکوۃ کا لفظ قرآن میں 32 times آیا ہے۔

صدقہ واجب کے آٹھ مصارف کا بیان ← مفسرین نے کا مدرس میں کہا کہ صدقہ مال کا وہ جزء ہے جو اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے۔

امام راغب کہتے ہیں ← مفردات القرآن میں ← صدقہ اس لیے صدقہ کہتے ہیں کہ میں اپنے قول و فعل میں صادق ہوں۔ اور مال میں کوئی غرض نہیں خرچ کرتے ہیں۔ صرف صادق طریقے سے اللہ کیلئے۔

یہاں زکوۃ کو صدقہ کہا جا رہا ہے۔

← حضرت ابوبکر صدیقؓ ← انکا قول و فعل اور عمل میں سچے تھے۔

فقیر + مسکین ← محتاجوں کیلئے / ناداروں کیلئے
← ~~مسکین~~ مقابل بلاغی کا

ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، مسکین وہ نہیں جو ایک یا دو لقموں کیلئے لوگوں کے پاس چکر لگائے کہ اسے ایک یا دو کھجوریں مل جائے دے کر ٹالا دیا جائے۔ بلکہ مسکین وہ ہوتا ہے۔ کہ جسکے پاس اتنا مال نہ ہو کہ ~~لوگ~~ جو اسے بے نیاز کر دے۔ نہ اسکا حال کسی کو معلوم ہوتا ہے کہ اسے صدقہ دیا جائے نہ وہ لوگوں سے کھڑے ہو کر سوال کرتا ہے کہ اسے صدقہ دیا جائے۔ (بخاری)

مسکین کی پہچان

سوالی نہیں بنتا۔

ضرورت مند / سفید پوش / نہ ہاتھ پھیلاتا ہے۔

فقیر کی پہچان

سوالی بنتا ہے۔ / ہاتھ پھیلانا / لوگوں سے لحاف کی طرح لپٹ جانا۔

مسکین وہ ہے جس میں مسکین پن ہے۔ یعنی حالات ایسے ہیں کہ

دوسروں سے مقابلہ کر سکتا۔ حالات اجازت نہیں دیتے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ مسکین زیادہ بری حالت میں ہیں فقراء کے برابر کیوں کہ غیرت گوارہ نہیں کرتی کہ یہ کریں۔ مساکین لوگ یہ بھی ہیں۔ وہ جو اپنی معیشت کیلئے دوسروں کا محتاج ہو۔ جسمانی نقص، بڑھاپا مستقل طور پر محتاجی، عارضی سبب کی وجہ سے جو بس نہیں ہے۔ وقتی حوادث کا شکار،

آپؐ نے فرمایا **مسکین** وہ لوگ ہیں جو اپنا حاجت بھر مال نہیں پاتا اور نہ ہی پہچانا جاتا ہے کہ لوگ اسکی ضرورت پوری کر سکیں۔ اور نہ کھڑا ہو کر لوگوں سے مانگتا۔ وہ ایسا شریف آدمی ہے جو غریب ہے۔

عاملین ← **صدقات / زکوۃ کے کام پر مقرر لوگ** ← جو صدقہ، زکوۃ، عشر کو وصول کر کے بیت المال پر جمع کروانے پر اسلامی حکومت کی طرف سے معمور ہیں۔ وہ اپنا سارا وقت اس کام میں صرف کرتے ہیں یعنی کچھ اور نہیں کر سکتے۔ **تو یہ اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ انکی ضروریات زندگی کو پورا کریں۔ اس لیے عاملین کا زکوۃ کے مصارف میں ذکر ہے۔**

→ Next you also read ayah about Zakaat جس میں امیر کو لوگوں سے زکوۃ کا لینے کا کام کہا گیا ہے۔

⟵ **آپؐ نے فرمایا** صدقہ کسی غنی کیلئے حلال نہیں بجز (5) لوگوں کہ ایک وہ شخص جو جہاد پر ہو اور بقدر ضرورت مال نہیں اگرچہ گھر میں مال ہو۔ دوسرا جو عامل ہے جو صدقہ وصول کرنے کی خدمت انجام دیتا ہو۔ تیسرا وہ جو مالدار ہے لیکن اس سے زیادہ کا مقروض ہے۔ چوتھا وہ جو صدقہ کا مال کسی غریب مسکین سے خرید لے پیسے دے کر۔ پانچواں وہ جسکو کسی غریب / مسکین نے صدقہ کا مال بطور تحفہ / ہدیہ دے دے۔ اب تحفہ لے سکتے ہیں یہ کہہ کر دل نہ دکھائیں کہ یہ صدقہ ہے میں نہیں لے سکتا۔

← عاملین صدقہ ایک تو انکی تنخواہ اتنی نہ ہو کہ وہ نصف زکوٰۃ کے مال سے بڑھ جائے یہاں عاملین صدقہ میں بہت سارے لوگوں کو رکھا ہو۔

عاملین کی تنخواہ انکے عمل اور محنت کے مطابق رکھی جائے۔

عاملین کو جو رقم دی جاتی ہے صدقہ سے وہ انکی خدمت کا معاوضہ ہے بجائے صدقہ کے۔

یہ آٹھ مصارفوں میں سے ایک مصارف کو معاوضہ دیا جاتا ہے۔

زکوٰۃ بغیر معاوضے کے دیے جاتے ہیں۔ مطلب غریب و مسکین سے کام کروا کے دینا یہ نہیں ہے زکوٰۃ۔ یہ خدمت کی بنا پر نہیں۔

← قرآن پڑھانے والوں کو جب دیا جاتا ہے تو لینے والے اور دینے والے وہ بھی اسکو برا سمجھتے ہیں۔ یہ انکی خدمت کا معاوضہ ہوتا ہے کیونکہ وہ اور تو کوئی جوب نہیں کر رہے نہ کوئی اور ذریعہ معاش۔

← عبادت پر اجرت / معاوضہ لینا حرام ہے آپ نے فرمایا "قرآن پڑھو لیکن اسے کھانے کا ذریعہ نہ بناؤ۔" ← جیسے گھروں میں بچوں کو قرآن پڑھوا کر معاوضہ دینا ← غلط ہے۔

← دینی خدمت پر - جب کوئی معاش نہ رہے - تو ایسے میں معاوضہ لینا حرام نہیں۔

عبادت فرض پر معاوضہ لینا غلط ہے لیکن فرض کفایہ پر لینا حلال ہے (ایک کام جو پوری امت کا ہے لیکن ایک شخص کر رہا ہے تو معاوضے کا حقدار)

* امامت، خطبہ دینا، حدیث کی تعلیم، قرآن کی تعلیم، باقی دینی امور کی تعلیم ← یہ فرض کفایہ ہیں اس لیے معاوضہ حلال ہے۔

تالیف قلب ← نومسلم[1]، حاجت مند مسلمان[2]، غیر مسلم[3]، غریب مسلمان (same)

انکی دلجوئی کیوں ضروری ہے کیونکہ غریب ہیں تو اسلام کو چھوڑ دیں کیونکہ عیسائی / قادیانی ان غریب پر کام کرتے ہیں کہ اب ہمارا دین اپنا لیں ہم آپکو یہ دیں گے۔ نومسلم ← جن پر ابھی دین کا رنگ نہیں چڑھا اس لیے کریں گے کہ وہ پکے ہو جائیں ایمان میں۔

غیر مسلم ← یعنی کہ کبھی مسلم لوگ ایسے علاقے میں رہ سکتے ہیں جہاں

یہ غیر مسلم ہیں انکو ~~وطن خدمت~~ کرنے سے جہاد ہے اس سے یہ ہمارے مسلمان بھائیوں کی سرپرستی ~~بھی~~ کریں، خیال کریں۔ کبھی تبلیغ کبھی حسن سلوک دل پر اثر کرتا ہے آپ کا یہ طریقہ تھا کہ لوگ کفر سے نکل کر روشنی میں آئیں تو یہ سب اس میں شامل ہوتا ہے باقی زمانے کے لحاظ سے دیکھیں کسی کو زیادہ ضرورت ہے۔

غزوہ حنین کا واقعہ - ۱۰۰ اونٹ، ۲۰۰ اونٹ ← انکی تالیف قلب کیلئے وہ نو مسلم تھے۔

* غیر مسلم کو صرف اُن کے کفر کو توڑنے کیلئے

بعض کے مطابق یہاں خرچ نہیں کیا جا سکتا لیکن یہ ہر حال میں، ہر دور میں مؤلفۃ قلوب کی مد ہے اور اس کی ضرورت رہے گی۔

گردنوں کا چھڑوانا ← ① غلام کو خرید کر آزاد کرنا - یعنی زکوٰۃ کا مال خرچ کرکے ② دوسرا ایک غلام اپنے مالک سے معاہدہ کرے کہ اتنا مال دوں گا مجھے آزاد کر دیا جائے تو اس میں زکوٰۃ کے مال سے غلام کی مدد کی جائے۔

آج کے دور میں ← ① مسلمانوں کو کفر نے پکڑے اسیران یعنی کافروں نے انکو زکوٰۃ کا مال دے کر چھڑوائیں ② اغواء کیے لوگوں کے گھر والوں کی زکوٰۃ کے مال سے مدد کرکے چھڑوائیں ③ بے کاری پر مجبور کیے لوگوں کی آزادی پر ④ غلام ممالک کی عوام کو امیر ممالک کی غلامی سے نجات دلوائی جائے۔

مولانا مودودی نے جیل میں تفہیم القرآن لکھی ← اپنے ذہن کو آزاد کریں - ذہن آزاد تو آپ جسمانی قید میں بھی بہت کچھ کر سکتے ہیں۔

غریب ممالک کو قرضے سے آزاد کروائیں۔

غارمین: ایسے قرضدار جنہوں نے اپنے مال سے قرض ادا کر دیا اور اب وہ غریب ہیں ان کی مدد کریں۔ لیکن وہ قرضدار کیسے ہوئے اسکا جائزہ ضرور لیں۔ قرضے سے مراد ہے گھریلو ضروریات سے پیدا ہونے والے قرضے مراد ہیں۔ # ایسے قرضے نہیں جو کاروباری لوگ لیتے ہیں۔ جو جتنا امیر ہو وہ اتنا قرضدار ہے۔ ایسے قرضوں کی بات نہیں ہے۔

فی سبیل اللہ: زیادہ تر علماء کے مطابق یہ جہاد فی سبیل اللہ ہے جس کا مقصد کسی جگہ پر اللہ کے دین کی سربلندی ہے۔ اس میں جو لوگ یہ کام کر رہے ہیں۔ ان کے لئے اسلحے کا انتظام، سواری، ضرورت سامان کی یہ کر سکتے ہیں زکوۃ کے مال کے ذریعے۔ چاہے وہ کھاتے پیتے لوگ ہوں لیکن انکی سود اللہ کے دین کے غلبے کیلئے ہیں نا کہ ذاتی ضروریات زندگی۔ اس میں غازی، اسلحہ، مجاہد، میدانِ جنگ

کوئی بھی نیک کام کرنا چاہے۔ اچھی کتابوں کا چھپوانا۔ قلم کا جہاد، کتاب کا جہاد سب آ سکتا ہے۔ جو طالب علم دین سیکھ رہے ہیں اور ان کی مدد کی جا سکتی ہے۔

مسافر: جو گھر میں غنی لیکن سفر میں محتاج ہو گئے۔ سامان چوری ہو گیا۔ جیب کٹ گئی۔ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ مسافر کو کوئی جاننے والا نہیں اس لیے اللہ نے یہ کہہ دیا کہ انکی ضرورت پوری کر دی جائے۔

زکوۃ کے اہم مسائل۔

رسول ﷺ نے فرمایا کہ آپ کے آباء کے رشتہ داروں کو زکوۃ نہیں دی جا سکتی۔

ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں "کہ حسن بن علی نے زکوۃ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر منہ میں ڈال لی آپ ﷺ نے فرمایا چھی چھی یعنی حسن اس کھجور کو منہ سے نکال دے پھر فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم صدقے سے نہیں کھاتے!!

(بخاری)

← لیکن اگر صدقے کی کوئی چیز کسی مستحق کے واسطے سے آئے تو وہ تحفہ ہوگی اور آلِ نبی کیلئے بھی جائز ہوگی۔

← حضرت عطیہؓ کہتی ہیں کہ آپؐ نے حضرت عائشہؓ کے گھر جا کر پوچھا کچھ کھانے کو ہے؟ انہوں نے کہا کچھ نہیں سوائے اس گوشت کے جو آپؐ نے نُسیبہؓ کو خیرات دی تھی اور نُسیبہؓ نے ہمیں تحفے کے طور پر بھیجا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ لاؤ وہ خیرات وہ اپنے ٹھکانے پر پہنچ چکی۔"

← حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آپؐ کے پاس وہ گوشت لایا گیا جو بریرہؓ کو خیرات میں ملا تھا۔ کہا بریرہؓ کیلئے یہ صدقہ تھا اور ہمارے لیے تحفہ ہے۔ (بخاری)

← وہ شخص جو تندرست، طاقت ور اور کمانے کے قابل ہو اُس پر زکوٰۃ جائز نہیں۔

← آپؐ نے فرمایا ایک دفعہ صدقہ آپؐ تقسیم کر رہے تھے ایک شخص نے آپؐ کے پاس آکر صدقہ طلب کیا۔ آپؐ نے فرمایا: صدقات کی تقسیم میں نبی اور کسی دوسرے کی تقسیم پر (اللہ) راضی نہیں۔ اُس نے خود فیصلہ کیا اور آٹھ حصوں میں تقسیم کر دیا۔ اگر تم بھی انکے ذیل میں آجاتے تو میں تجھے دے دیتا ہوں۔

← حجۃ الوداع کے موقع پر صدقے کی تقسیم کر رہے تھے آپؐ کہ دو بڑے کٹے آدمی آئے صدقہ کا سوال کیا۔ آپؐ نے نظر اُٹھا کر دیکھا پھر نظر نیچے کر لی آپؐ نے فرمایا کہ صدقے میں غنی اور قوی (مضبوط جو کما سکتا ہے) کا کوئی حصہ نہیں لیکن تم اگر چاہتے ہو تو دے دیتا ہوں۔

← جو افراد زیرِ کفالت ہوں کسی کے انکو نہیں دی جاسکتی زکوٰۃ:- شوہر بیوی کو نہیں۔ ماں باپ اولاد کو نہیں۔ بیٹا بوڑھے باپ کو نہیں۔

← ایک شخص آپؐ کے پاس آیا اور کہا کہ میں صاحبِ مال ہوں اور میرا باپ جو بوڑھا محتاج ہے۔ آپؐ نے فرمایا تو اور تیرا مال سب کچھ تیرے باپ کا ہے اور اولاد بھی پاکیزہ کمائی ہوتی ہے تم اس سے کھا سکتے ہو

اگر اس طرح شوہر کا بیوی کیلئے۔ والدین کا اولاد کیلئے زکوۃ دینا جائز ہوتا تو گھروں سے باہر نہ نکلتی اور مستحق اور غریب لوگوں کو کچھ نہ ملتا۔

← بیوی شوہر کو دے سکتی ہے ← کفالت کی ذمہ داری مرد کی ہے لیکن بیوی پر کفالت کی ذمہ داری نہیں۔ اس لیے اگر بیوی امیر اور شوہر غریب ہو تو دے سکتی ہے۔

← (حضرت زینب عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی آپؐ کے پاس آئیں سیدنا ذ)

← زوجہ عبداللہ بن مسعودؓ حضرت زینبؓ آپؐ کے پاس آئیں اور وہاں ایک اور انصاری عورت کو بھی پایا وہ بھی یہی مسئلہ پوچھنے آئی تھیں جو میں نے پوچھنا تھا اتنے میں بلالؓ کو دیکھا اور کہا کہ رسول اللہؐ سے پوچھو کہ اگر میں اپنے خاوند اور چند آدمی جو میری پرورش میں ہیں انکو کچھ خیرات کر دوں تو ٹھیک ہے اور یہ بھی کہا ہمارا نام نہ دینا۔ بلالؓ نے کہا کہ دو عورتیں یہ پوچھ رہی ہیں۔ آپؐ نے کہا کونسی عورتیں؟ بلالؓ نے کہا زینب نامی۔ کہا کونسی زینب پھر بلالؓ نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی زوجہ۔ کہا یہ صدقہ جائز ہے اور دوہرا اجر ہے۔ ایک قرابت کا اور دوسرا صدقہ کا۔

← اپنے عزیز رشتے دار جو کہ غریب ہے آپ دے سکتے ہیں اور اسکا دوہرا اجر ہوگا ایک صلہ رحمی کا دوسرا صدقہ کا۔ اور بتا کر دینا ضروری نہیں تحفے کے طور پر دی جاسکتی ہے تاکہ سامنے والے انسان کے جذبات ہرٹ نہ ہوں۔

← مال کا چالیسواں حصہ نکال کر دے دینا۔ سال بھر کی زکوۃ دینا۔ پیسوں کی صورت میں۔ اور پھر پلاٹ، سونا پڑا ان سب کا بھی زکوۃ دینی۔

← زیادہ ترجیح والے ۔ زکوۃ کا آٹھوں میں تقسیم کرنا ضروری نہیں جس کو زیادہ ضرورت مند، حقدار سمجھیں دے سکتے ہیں۔

← چار لوگوں کا ذکر اللہ نے 'ل' کے ساتھ کیا باقی کا 'فی' کے ساتھ کیا۔

مفسرین کے مطابق ہے جب اللہ نے اُن کے مصارف کو بدل کر اگلے چاروں کیلئے
فی استعمال کیا تو اسکا مطلب زکوٰۃ کو ان کے اندر دکھو دینا چاہیے۔ انکے زیادہ
مستحق ہونے کی وجہ انکے اندر ہونا ہے۔

لِ : علیک تملیک ۔ ملکیت　　　فی ہے خدمت ، بہبود کیلئے

61 ← منافقوں کی بات ۔ کہ یہ آپ کو باتوں کرتے مذاق اڑاتے۔ جب آپ
کو پتہ چلتی آپ پوچھتے تو کہتے کہ ایسا تو کچھ نہیں ہے یعنی کہ آپ ہر بات
سُن کر سچ مان لیتے ہیں یعنی کانوں کے کچے ہیں۔

← ایک دفعہ ایک منافق نے کہا
"کہ کاش ہمیں ہماری باتوں پر سو کوڑے مار لیے جائے بجائے اسکے کہ آیتیں
نازل ہو جائیں میں اور بتا دیا جاتا ہے۔"
یعنی انکی رسوائی ہوتی ہے۔ اور وہ اسکو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔
یعنی آپ کے حسن اخلاق کی بات۔ کہ آپ اُن کے ساتھ اچھا کرتے
تھے کسی نے کچھ کہہ دیا۔ یعنی منافق اگر غلط بات کرتے تو آپ خاموش
رہتے۔ مومنین کی باتوں پر آپ یقین کرتے تھے۔ آپ کو تو وحی کے
ذریعے بتا دیا جاتا تھا کہ یہ جھوٹے ہیں یا ان کیا کہتے تھے۔

62 ← یہ جھوٹی قسمیں کھا کر۔ اللہ کی مسلمانوں کو راضی کرنے کی کوشش
کرتے تھے۔ زنکی اس بات ہے کہ زیادہ حقدار اللہ اور اللہ کا رسول ہے۔

63 ← منافقوں کا مسجد ضرار بنانا، صدقات کا الزام آپ پر لگانا،
غزوہ تبوک کا انکار کرنا، صدقات کی تقسیم پر مطمئن نہیں،
آپ کی گرفت پر آپ کو کانوں کا کچا کہنا۔ دنیا کے فائدے کیلئے
موقع پرست بن کر اللہ اسکے رسول کا مقابلہ کرنا۔

64 ← منافق ڈرتے تھے کہ کہیں سورت نہ نازل ہو جائے جس میں واقعہ انکا
بیان صحابہ کے ذریعے انکا دل کی بات نہ پتہ چل جائے۔ ڈرنا کیوں
کہ دنیاوی فائدہ نہیں ملے گا۔ مسلمان اقتدار میں تھے۔

65 ← عبداللہ بن ابیح سے آپ کا پوچھنا کہ کیا باتیں کر رہے تھے کیا کچھ نہیں ہم تو یوں ہی بات کر رہے تھے۔

غزوہ تبوک پر جھوٹے عذر دے کر گھر جہاد پر نہ جانا کہیں گے ایسا تو کچھ نہیں۔ ← ایک دن کہا

اے جی! کیا رومیوں کو بھی تم نے عربیوں کی طرح سمجھ رکھا ہے کل دیکھ لینا یہ جو سب حضور ما تشریف لائے ہیں لڑنے کیلئے رسیوں میں بندھے ہوں گے۔ دوسرے نے کہا مزہ آئے اگر اوپر سے 100 100 کوڑے بھی مارے جائیں ایک اور نے آپ کو دیکھ کر جنگ کی تیاری کر رہے تھے کہ چلے ہیں روم + شام کے قلعے فتح کرنے۔

ایسی باتیں کرتے جب پوچھا جاتا تو ہم گپ شپ کر رہے ہیں۔

66 ← جتنے منافق ہیں وہ سب ہی مذاق کرتے ہیں لیکن یہ اچھی بات تو نہیں ہے۔ تو جس گروہ کو معاف کرنے کی بات وہ کون ہے۔

مفسرین کے مطابق ← وہ جو باتوں میں حصہ نہیں لینے والا تھا۔ دل میں نفاق نہیں اور نہ عملی طور پر کچھ کیا۔

← انکا مقصد حوصلہ پست کرنا تھا اور نہ کہ مسلمان جنگ کی تیاری نہ کر سکیں۔ وہ لوگ جنکا مقصد حوصلہ پست کرنا نہیں تھا صرف یوں ہی بات کر دی ← اس گروہ کی معافی کی بات ہے

* کفر و اسلام کشمکش میں - حق و باطل کی جنگ - ایمان کی کسوٹی مومن کے نامہ اعمال کو پرکھا جاتا ہے۔ کہ وہ اسلام کے کام کیلئے زخمی تو نہیں ہوا - یہ دیکھنا۔

منافق صرف خود کا فائدہ / نقصان دیکھتا ہے اسلام کو چاہے جتنا مرضی نقصان پہنچے۔